تِلک راج بیتاب

بیروزگاری، بے گھری، مصائب، امیر سے غریب ہوگئے۔

میرا نام راج بیتاب ہے۔ میں لاہور میں پیدا ہوا، ہم دس بہن بھائی ہیں۔ میں ایک بڑے گھر میں رہتا تھا۔ ہمارے اردگرد پانچ مُسلمانوں کے گھر تھے۔ ایک ہندو اور سکھ کا گھر تھا۔ ہماری سڑک شاہ عالمی گیٹ اور لاہوری گیٹ کے درمیان تھی۔ اسی جگہ سے فسادات شروع ہُوئے۔

جب فسادات شروع ہوئے ہم اپنے گھر میں رہ رہے تھے۔ چند روز تشدد اور پھر چند روز ٹھہراؤ آجاتا تھا۔ بعض لوگ چاہتے تھے کہ فسادات جاری رہیں۔ لاہور میں پہلا فساد پہلے سے طے شدہ منصوبے کے تحت ہُوا۔ ہندوؤں کا جُلوس جس پر ایک مخصوص جگہ سے حملہ کیا گیا۔ جب یہ جُلوس ہمارے علاقے میں پہنچا جو چوک متی کہلاتا تھا۔ وہاں بہت سے قصاب جمع تھے اُنھوں نے جُلوس پر چاقوؤں سے حملہ کر دیا، چھتوں سے جُلوس پر اینٹیں بھی پھینکی گئیں۔

مجھے سخت طیش آیا جب میں نے اپنے گھر کے سامنے چوک متی سے ایک شخص کو لاشیں لے جاتے دیکھا، پولیس پہنچ گئی۔ ایک شخص تھا جو ایک ایک کر کے لاشیں لئے جارہا تھا۔ بارہ یا چودہ لوگوں کو چاقوؤں سے وار کرکے ہلاک کیا گیا تھا۔

ہم اپنے گھر میں کافی عرصے تک رہے، پھر ایسا وقت آیا کہ ہمیں اپنے گھر کی دیوار پھلانگ کر سِکھ ہمسائے کے گھر کُودنا پڑتا تھا۔ اسی طرح ایک سڑک سے دوسری سڑک تک بھاگ کر چُھپنا پڑتا تھا۔ ہم اپنے والد کے ایک دوست کے گھر میں کئی ماہ تک رہے۔ ایک آنٹی سے دوسری آنٹی کے گھر رہنا پڑتا تھا۔ گھر کے تمام افراد نہیں بھاگے تھے۔ تین افراد کو گھر میں شام کے وقت نگرانی کے لئے رہنا پڑتا تھا، جو ہمسایوں سے بات چیت کرتے جو مسلمان تھے۔ آدھی رات تک گفتگو اور معلومات کا تبادلہ ہوتا رہتا، اس طرح وہ حبردار بھی رہتے۔

شاہ عالمی گیٹ کو جلا کر راکھ کر دیا گیا جو اس وقت کا سب سے بڑا کاروباری مرکز تھا جہاں زیادہ تر ہندوؤں کا کاروبار تھا۔ لاکھوں کروڑوں کا مال اور جائیدادیں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔ تقریباً تمام علاقہ ہی تباہ ہوگیا۔

ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمارے بہت ہی نزدیکی مسلمان فنکاروں کا ایک گھرانہ تھا، جن سے ہمارے بہت قریبی تعلقات تھے۔ انھوں نے گیارہ (11) اور چودہ (14) اگست کو میرے والد کو پیغام بھجوایا کہ انکل آپ رات کو یہاں نہ رہیں وگرنہ آپ قتل کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح ہم نے اُسی وقت لاہور اور پاکستان کو خیرباد کہہ دیا۔

ڈومینک۔۔اگر پیچھے مُڑ کے دیکھیں تو آپ کو کیسا لگتا ہے کہ آپ اور آپ کا خاندان اس تقسیم سے کیسے متاثر ہوا؟

راج۔۔خاندان کا شیرازہ بکھر گیا۔ کہاں ایک جگہ سُکون سے رہتے تھے، کہاں یہ کہ سب اِدھر اُدھر بِکھر گئے۔ نہ کام، نہ گھر بار، مصائب و مُشکلات، امیر سے غریب ہوگئے۔۔۔ہندوستان کی تاریخ میں کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا، ہم نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ہم لاہور اپنے گھر واپس نہیں لوٹ پائیں گے۔۔۔۔۔۔